بداطلاعاتی حملہ

ہمارے نبیؐ کو مواصلات کا پیغمبر کہنا بے جا نہ ہوگا۔ آپ کا پیغام یکسر مواصلاتی (تبلیغی) ہے آپ کا کارنامہ سراسر مواصلاتی ہے۔ آپ کی سیرت پاک کا خطاب بھی مواصلات سے رہا۔ آپ کے پیغام کے عام ہونے سے پہلے آپ کے کردار کا کلمہ دنیا پڑھ چکی تھی۔ ’صادق‘ اور ’امین‘ آپ کے القاب بن کر مشہور و زبانِ زد ہو چکے تھے۔ یعنی آپ کے پیغام کی سچائی اور اعتبار کو پہلے ہی مانا جا چکا تھا۔ اپنا پیغام عام کرنے سے پہلے آپ اپنی بات کے ثبات، سچائی، اور اعتبار کا اقرار بھی لے چکے تھے۔ اس طرح آپ کی بات کے نہ مانے جانے کے سارے راستے بند ہو چکے تھے۔ تب کہیں جا کر آپ نے اپنا چند لفظی پیغام دنیا کے حوالہ کیا۔ پھر ایک حلقہ کے دل میں آپ کے پیغام کی اور ضمناً آپ کی مخالفت کی چنگاری جلی جو بہت جلد جوالا مکھی (آتش فشاں) بن گئی۔ اب یہ اس پیغام کی جامعیت اور اثر انگیزی کا پیشگی احساس (पूर्वाभास) تھا یا زندہ بتوں کی اچھی خاصی بنی بنائی خدائی کے ٹوٹنے کا ٹھوس خدشہ تھا یا۔۔۔۔۔۔۔ اس ’کیوں‘ کے چکر میں پڑنا موجودہ تحریر کا مقصد نہیں ہے۔ اتنا تو بہر حال طے ہے کہ اس (بظاہر) ’چھوٹے‘ سے پیغام کا بڑا اور بڑا سخت مواصلاتی گھیراؤ کیا گیا۔ اس مخالفانہ گھیراو میں سختی اتنی تھی کہ بڑی سے بڑی بات کا گلا گھٹ جائے۔ لیکن پتہ نہیں اس پیغام میں کتنی سخت جانی تھی کہ یہ مواصلاتی ہوٗ کے ریگستان میں ٹوٹنے کے بجائے اپنی اندرونی ابلاغی قوت سے اپنا اقتدار بڑھاتا ہی چلا گیا۔ چند برسوں میں ہی یہ چند لفظی پیغام اپنے جہات کمال کے ساتھ ایک شہر، ایک علاقہ ہی نہیں، ایک بڑے خطۂ ارضی پر چھا گیا اور پھر اس میں اتنی پس انداز طاقت بھی رہی کہ بعد میں بھی نئے نئے اجنبی لسانی وتہذیبی میدانوں کو اپنے زیر اثر کرتا رہا۔ تاریخ چکراتی رہی، اس کے خلاف مخالف طاقتیں فوجی اور مواصلاتی طور پر ایک جٹ ہو کر بھی چلبلاتی رہیں، تلملاتی رہیں اور ہر طرح سے وار کرنے پر اتارو ہو گئیں۔ اسی میں ایک پرانا منجھا ہوا (چھپا) ہتھیار (منفی پروپیگنڈا) بھی نکالا گیا اور اس طرح بھانجا گیا کہ یہ پیغام سب سے بڑی اور سب سے کٹیلی غلط فہمی کا شکار ہو گیا۔ کسی نے ٹھیک ہی کہا: Islam is the most misunderstood religion اسلام کے سلسلہ میں اس غلط فہمی کا سب سے بڑا سبب (اغلباً) مہم بند بداطلاعاتی Compaigned Disinformation ہے جو مسلسل جاری رہی۔ سب سے بڑی ستم ظریفی یہ ہے کہ خود مسلمانوں نے اپنی ذاتی (بدذاتی) مفادات میں اسے دوسرے مسلمانوں کے خلاف استعمال کیا۔ حضرت علیؑ بھی ایسی ہی منصوبہ بند بداطلاعاتی (کارستانی) کے اولین نشانہ تھے۔ ان کے خلاف یہ بداطلاعاتی کمپین پہلے ’باغی‘ پلیٹ فارم سے شروع ہوا پھر بلا فاصلہ ’سرکاری‘ بن گیا۔ تاریخ میں شاید ہی

کسی دوسرے شخص کو اتنا زیادہ اور اتنے لمبے عرصہ تک نشانہ بنا گیا ہو۔

اسلام اپنی مواصلاتی توانائی سے ایک بڑا سماجی انقلاب لایا۔ اس کا ایک نمایاں حصہ عورت کی غیر معمولی سماجی تقویت (Empowerment) تھی۔ اسلام نے دوسرے مذاہب اور تہذیبوں کے برخلاف عورت کو غیر معمولی حقوق و اختیار اور سماجی حیثیت دی، اس کی چھوٹ سے چوندھیا کر (کھسیانی بلی کھمبا نوچے) دنیا نے عورت کے سلسلہ میں بھی اسلام کو ایسی بد اطلاعاتی کا ہدف بنایا۔ آج میڈیا کی چوکھی ترقی کے زمانہ میں ایسی بد اطلاعاتی کو کچھ زیادہ ہی اپنے ہاتھ پاؤں پھیلانے اور تہلکہ مچانے کا موقع ملا ہے۔ ذرا غور سے دیکھئے، انصاف سے کام لیجئے 'تعصب اور جانب داری' Prejudice کی عینک اتار کر دور بین کی نگاہوں سے باریک بینی سے دیکھئے تو دکھائی دے گا یہ آنکھ کھولنے والا منظر: اسلام نے ہی عورت کو جینے کا حق دیا، اس کی ہستی کو آزاد وجود مانا، اسے قدر کا درجہ دیا اسے محفوظ و مستحکم فضا دی، بیٹی کے روپ میں اسے رحمت قرار دیا، زوجہ کی صورت اسے مرد کا 'ہمسر' اور ہم رتبہ بنایا (عقد کو اٹوٹ بندھن کی غلامی کا قلادہ نہیں، برابر کا معاہدہ Pact بنایا جس کی برابر کی فریق اور برابر کی شریک حیات کا قانونی درجہ عورت کو دیا۔ کہنے کو بھی شوہر کے نام، Surname/Title یا خاندان اور نسبی زنجیر سے باندھا نہیں)، اسے محفوظ معاش دی۔ اس کو قدر و منزلت دی۔ اس کو عزت و وقار کا مرتبہ دیا۔ (اس کے بے بہا ناموس کو بازار حسن سے نیلام نہیں کیا، اسے بازاری بننے نہ دیا، اس کی اشتہاری، نمائشی قیمت نہ لگنے/ لگانے دی) پھر ماں کی شکل میں اسے بے پناہ عزت اور 'حکومت' دی۔

اسلام کے ذریعہ عورت کی اس قدر دانی سے متاثر ہو کر ہی دنیا میں آزادیٔ نسواں اور حقوق نسواں کی آواز بلند ہوئی۔ بنیادی طور پر بوکھلائی ہوئی اور احساس کمتری میں مبتلا دنیا ردعمل کے طور پر (کھمبا نوچنے کو) پردہ کے متعلق اسلام پر بد اطلاعاتی حملہ کرتی رہی۔ رہ رہ کر اسی کے دورے پڑتے رہے ہیں۔ یہ کوئی نئی بات نہیں، نہ پریشان ہونے کی بات ہے۔

(م۔ر۔عابد)